34644-طواف میں ہونے والی غلطیاں

سوال

ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ طواف شروع کرتے وقت طواف کی نیت زبان سے ادا کرتے ہیں، اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ان میں سے بعض لوگ حجر اسود تک پہنچنے کے لیے بہت زیادہ زور آزمائی اور شدید دھکم پیل بھی کرتے ہیں، معاملہ جھگڑے تک پہنچ جاتا ہے، ان کاموں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

پسندیدہ جواب

یہ وہ غلطیاں ہیں جو دوران طواف کی جاتی ہیں جسکی کئی اقسام ہیں :

اول :

طواف کا ارادہ کرتے وقت نیت کے الفاظ کی ادائیگی : آپ دیکھیں گے کہ حاجی جب طواف کرنا چاہے تو وہ حجر اسود کی جانب متوجہ ہو کر یہ الفاظ کہتا ہے : "اے اللہ! میں نے عمرہ کے لیے سات چکر لگانے کی نیت کی"، یا یہ کہے گا : "اے اللہ! میں نے حج کے لیے سات چکروں کا طواف کرنے کی نیت کرتا ہوں"، یا یہ کہے گا : "اے اللہ! میں تیرے تقرب کے لیے طواف میں سات چکر لگانے کی نیت کرتا ہوں"

حالانکہ نیت کے الفاظ کی زبان سے ادائیگی بدعت ہے اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو ایسا کیا اور نہ ہی اپنی امت کو ایسا کرنے کا حکم دیا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کی عبادت ایسے طریقے سے کرتا ہے جس طریقے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت نہیں کی اور نہ ہی اپنی امت کو اس طرح کرنے کا حکم دیا، تو اس نے اللہ تعالی کے دین میں بدعت ایجاد کی جو دین میں شامل نہیں۔

لہذا طواف کیلئے زبان سے نیت کی ادائیگی غلط اور بدعت ہے، اور پھر جس طرح یہ شرعی طور پر غلط ہے اسی طرح عقلی طور پر بھی غلط ہے کیونکہ نیت تو ایسا معاملہ ہے جو آپ کے اور رب کے درمیان ہے، اور اللہ تعالی تو سینوں بھید بھی جانتا ہے، اور اسے یہ بھی علم ہے کہ آپ یہ طواف کرینگے، اور جب اللہ سبحانہ وتعالی کو اس کا علم ہے تو پھر اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ آپ اللہ تعالی کے بندوں کے لیے بھی ظاہر کریں۔

اور آپ سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی طواف کیا اور اس میں انہوں نے نیت کی ادائیگی زبان سے نہیں کی اور اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے بھی آپ سے قبل طواف کیا اور انہوں نے بھی نیت کے الفاظ اپنی زبان سے ادا نہیں کیے اور نہ ہی طواف کے علاوہ باقی دوسری عبادات میں نیت کے الفاظ کی ادائیگی کی لہذا ایسا کرنا غلط اور بدعت ہے۔

دوم :

بعض لوگ حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے کے لیے بہت زیادہ دھکم پیل کرتے ہیں بلکہ ایسا شدید ازدھام کرتے ہیں کہ انہیں خود بھی تکلیف ہوتی ہے اور وہ دوسروں کو بھی تکلیف سے دوچار کرتے ہیں، اور بعض اوقات تو یہ دھکم پیل خواتین کے ساتھ بھی ہوتی ہے اور ہوسکتا ہے شیطان اسے ورغلائے اور خاتون کے ساتھ دھکم پیل کرتے وقت اس تنگ جگہ میں

شہوت سے دوچار کردے ، اورانسان تو بشر ہے ہوسکتا ہے اس پر نفس امارہ برائی غالب کردے تووہ اس جگہ اور بیت اللہ کے پاس برائی کا مرتکب ہوجائے ، اوریہ معاملہ بہت بڑا اور سنگین جرم بن جائے گا کیونکہ یہ جگہ بھی عظیم ہے ویسے تو یہ ہر جگہ ہی فتنہ کا باعث ہے ۔

پھر حجر اسوداوررکن یمانی کوچھونے یعنی استلام کرنے کے لیے دھکم پیل اورازدھام کرنا شرعی کام نہیں ، بلکہ شرعاً تو یہ ہے کہ اگر آسانی سے میسر ہوسکے توپھر استلام کیا جائے ، اوراگرمیسر نہیں ہوتا توپھر حجر اسود کی طرف اشارہ ہی کافی ہے ۔

لیکن رکن یمانی کے بارہ میں یہ ثابت نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب اشارہ کیا ہو، اور حجر اسود پر بھی اسے قیاس کرنا ممکن نہیں ، کیونکہ حجر اسوداس سے عظیم ہے ، اورپھر حجر اسود کے بارہ میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اشارہ کرنا ثابت بھی ہے ۔

جیسا کہ اس حالت میں ازدھام اوردھکم پیل کرنی مشروع نہیں ، اسی طرح اگر عورت کے ساتھ دھکم پیل ہو تواس سے فتنے کا خدشہ ہے ، اوراس سے سوچ اوردل میں تشویش پیدا ہوتی ہے ، اس لیے کہ دھکم پیل کے وقت انسان کولازمی طورپرناگوار باتیں سننی پڑتی ہیں ، جسکی وجہ سے وہ اس جگہ کوچھوڑتے ہوئے اپنے آپ پر غیظ وغضب محسوس کرتا نظر آئے گا ۔

طواف کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ طواف میں اطمئنان اورسکون اوروقار اختیار کرے تاکہ وہ صحیح طریقہ سے اللہ تعالی کی اطاعت میں مگن ہوسکے اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (بیت اللہ کا طواف ، وصفا مروہ کی سعی ، اورجمرات کوکنکریاں مارنا صرف اللہ تعالی کے ذکر کے لیے)

سوم :

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ حجر اسود کا بوسہ لیے بغیر طواف صحیح نہیں ہوگا ، اور حجر اسود کا بوسہ لینا طواف کے لیے شرط ہے ، اوراسی طرح حج اور عمرہ کے صحیح ہونے کے لیے بھی اس کا بوسہ لینا شرط ہے ، ان لوگوں کا یہ خیال غلط ہے ، اس لیے کہ حجر اسود کوچومنا ایک سنت ہے ، اور بھی مستقل سنت نہیں بلکہ صرف طواف کرنے والے کے لیے سنت ہے ،مجھے اس کا علم نہیں کہ طواف کے بغیر بھی حجر اسود کا بوسہ لینا مسنون ہے ، لہذا اس بنا پر ہم یہ کہیں گے کہ :

جب حجر اسود کا بوسہ لینا سنت ہے اورواجب اور شرط نہیں ہے توجو شخص حجر اسود کا بوسہ نہیں لیتا ، اسکے بارے میں ہم یہ نہیں کہیں گے کہ اس کا طواف صحیح نہیں یا پھر اس کا طواف ناقص ہے اوراس بنا پراُسے گناہ ہوگا ، بلکہ اس کا طواف صحیح ہے ، چانچہ اگروہاں پر شدید ازدھام ہوتوپھر استلام کی بجائے صرف اشارہ کرنا ہی افضل ہے ، اس لیے کہ ازدھام کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی عمل کیا تھا ، اوراس لیے بھی کہ انسان اس طرح ایک دوسرے کوتکلیف دینے سے بچ جائیں گے ۔

لہذا اگر کوئی سائل ہمیں یہ پوچھتا ہے کہ : مطاف میں بھیڑ ہوتوآپ کی رائے کیا ہے کہ آیا میں دھکم پیل کرکے حجر اسود کا بوسہ لوں اوراس کا استلام کروں یا افضل اوربہتر یہ ہے کہ میں صرف اس کی طرف اشارہ ہی کرلوں ؟

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے :

افضل اوربہتر یہ ہے کہ آپ اس کی طرف اشارہ کرلیں ، کیونکہ سنت طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ثابت ہے ، اورسب سے بہتر اورافضل طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہی ہے ۔

چہارم :

رکن یمانی کا بوسہ لینا : نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رکن یمانی کا بوسہ لینا ثابت نہیں ہے ، اورجب کوئی عبادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہو تواسے بجالانا بدعت ہے اور کسی بھی لحاظ سے وہ قربِ الہی کا ذریعہ نہیں بن سکتی ، تواس بنا پرانسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ رکن یمانی کا بوسہ لے ، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کرنا ثابت نہیں ، بلکہ یہ ایسی ضعیف حدیث سے ثابت ہے جو حجت کے قابل ہی نہیں ہے ۔

پنجم :

بعض لوگ جب حجر اسود یا رکن یمانی کا استلام کرتے وقت اُسے کوئی اہمیت نہیں دیتے اوراس کے لیے اپنا بایا ہاتھ آگے بڑھاتے ہیں اورایسا کرنا غلط ہے کیونکہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ سے افضل اور بہتر ہے ، اوربایاں ہاتھ توایسے کاموں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو ناگوار سے ہوں ، مثلا اس سے استنجاء ، اورناک وغیرہ صاف کیا جاتا ہے ، لیکن بوسہ لینے اوراحترام والی جگھوں میں تودایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے ۔

ششم :

لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ حجر اسود اوررکن یمانی کا استلام تبرک ہے نہ کہ عبادت لہذا وہ تبرک کے لیے اسے چھوتے اوراستلام کرتے ہیں ، حالانکہ یہ بلاشک وشبہ مقصد ہی نہیں ہے ، کیونکہ حجر اسود کا استلام اوراس کا بوسہ لینے کا مقصد تواللہ تعالی کی تعظیم ہے ، اوراسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حجر اسود کا استلام کیا تواللہ اکبر کہا ، جواس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس کا مقصد اللہ تعالی کی تعظیم ہے نہ کہ اس پتھر کو چھو کر تبرک حاصل کرنا ۔

اوراسی لیے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے حجر اسود کا استلام کرتے اوراس کا بوسہ لیتے ہوئے یہ فرمایا تھا : "اللہ کی قسم مجھے یہ علم ہے کہ تو ایک پتھر ہے نہ تو کوئی نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی کسی بھی قسم کا نقصان پہنچا سکتا ہے ، اوراگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی بھی تیرا بوسہ نہ لیتا"

اس غلط گمان - حجر اسود اوررکن یمانی کا استلام تبرک کے لیے کیا جاتا ہے - نے تو لوگوں کو یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ وہ اپنے چھوٹے سے بیٹے کو لاتے ہیں اورا پنے ہاتھ سے حجر اسود یا رکن یمانی کو چھو کر پھر وہی ہاتھ جس سے اس نے حجر اسود یا رکن یمانی چھوا تھا اپنے بچے پر پھیرتے ہیں ۔

یہ ایسا اعتقاد ہے جس سے روکنا ضروری ہے ، اورلوگوں کو یہ بیان کرنا لازمی ہے کہ اس طرح کے پتھر نہ تو کوئی نفع دے سکتے ہیں اور نہ ہی کسی بھی قسم کا نقصان دیتے ہیں ، اورانہیں چھونے اوراستلام کرنے کا مقصد تو صرف اورصرف اللہ تعالی کی تعظیم اوراحیائے ذکر الہی کے ساتھ ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء وپیروی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

یہ اوراسی طرح کے دوسرے اعمال شرعی نہیں بلکہ یہ بدعات ہیں جن پر عمل کرنے والے کو کسی بھی قسم کا فائدہ نہیں ہوسکتا ، لیکن اگر ایسا کرنے والا جاہل ہو اوراس کے ذہن میں یہ بات تک نہ آئے کہ ایسا کرنا بدعت ہے تو امید ہے کہ اسے معافی مل جائے گی ، لیکن اگر اسے علم ہے کہ یہ کام بدعت ہے اوریا پھر وہ دینی معاملات ومسائل کا علم حاصل کرنے میں سستی وکاہلی سے کام لیتا ہے تو پھر وہ گنہگار ہوگا ۔

ہفتم :

بعض لوگ ہر چکر کے لیے ایک مخصوص دعا کرتے ہیں :

یہ بھی ایک ایسی بدعت ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اورصحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چکر کے لیے کوئی خاص دعا کی ، اور نہ ہی صحابہ کرام میں سے کسی ایک نے ایسا کیا ، اورزیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان مندرجہ ذیل دعا پڑھا کرتے تھے :

.{ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار}.

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی اچھائی اور بہتری عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی اور بہتری عطا فرما اور ہمیں جہنم کی آگ کے عذاب سے نجات عطا فرما۔

جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی اور جمرات کو کنکریاں مارنا تو اللہ تعالی کا ذکر قائم کرنے کے لیے ہیں)

پھر ان بدعات میں اور زیادہ غلطیاں اس وقت ہوتی ہیں جب طواف کرنے والا شخص ایک چھوٹی سے کتاب اٹھائے ہوئے ہوتا ہے جس میں ہر ایک چکر کی خاص دعا لکھی گئی اور وہ اس پمفلٹ کو پڑھتا رہتا ہے لیکن اسے علم نہیں کہ وہ کہہ کیا رہا ہے، یا تو عربی زبان سے جہالت کی بنا پر اُسے علم نہیں کہ اس کا معنی کیا ہے، یا پھر ہے تو وہ عربی اور عربی بولتا بھی ہے لیکن اسے علم نہیں کہ وہ کہہ کیا رہا ہے، حتی کہ ہم بعض سے تو ایسی دعائیں سنتے ہیں جو حقیقت میں واضح تحریف شدہ ہوتی ہیں، جیسے ہم نے ایک کہنے والے کو سنا :

(اللھم أغنني بحلالک عن حرامک) حالانکہ صحیح یہ ہے کہ : (اللھم أغنني بحلالک عن حرامک) اے اللہ مجھے اپنی حلال روزی کے ساتھ حرام سے مستغنی کر دے۔

اسی طرح ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ بعض لوگ یہ کتابیں پڑھتے ہیں اور جب کسی چکر کی دعا ختم ہو جاتی ہے تو وہ دعا سے رُک جاتے ہیں اور باقی چکر میں کوئی دعا نہیں کرتے، اور جب مطاف میں رش نہ ہو اور چکر جلد ختم ہو جائے اور دعا ختم نہ ہو تو وہ دعا بھی وہیں ختم کر دیتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ ہم حجاج کرام بتلائیں اور وضاحت کریں کہ انسان کے لیے طواف میں کسی بھی قسم کی دعا کرنی جائز ہے اور جو چاہے دعا کر سکتا ہے، اور جو چاہے اللہ تعالی کا ذکر کر سکتا ہے، لہذا لوگوں کے سامنے جب یہ بیان کیا جائے گا تو غلطیاں ختم ہو جائیں گیں۔

ایسی بدعات میں پڑنے والے شخص کا حکم :

ایسے اعمال کرنے والوں کی کئی اقسام ہیں :

- یا تو وہ بالکل جاہل ہے اور اس کے ذہن میں ذرا بھی خیال نہیں آتا کہ ایسا کرنا حرام ہے، تو ایسے لوگوں کے لیے امید کی جا سکتی ہے کہ ان پر کوئی گناہ نہیں۔
- لیکن جسے علم ہو اور وہ جان بوجھ کر ایسا کرے اور خود بھی گمراہ ہو اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کا باعث بنے تو بلاشک وشبہ وہ گنہگار ہے اور اس کی اقتداء اور پیروی کرنے والے کا گناہ اس پر بھی ہو گا۔
- اور وہ شخص جو جاہل ہے لیکن اہل علم سے سوال کرنے میں سستی اور کاہلی سے کام لیتا ہے تو ایسے شخص کے بارہ میں خدشہ ہے کہ وہ سوال کرنے میں کوتاہی کرنے کی بنا پر گنہگار ہو گا۔

یہ وہ غلطیاں ہم نے پیش کی ہیں جو طواف میں کی جاتی ہیں، ہم اللہ سبحانہ وتعالی سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے مسلمان بھائیوں کو اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا، تا کہ ان کا طواف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہو، کیونکہ سب سے بہتر طریقہ نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، اور دین کوئی ایسا معاملہ نہیں کہ یہ جذبات اور خیالات سے حاصل کیا جائے بلکہ دین تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لینے سے حاصل ہوتا ہے.